

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲۱ اپریل ۱۹۱۶ء | نمبر ۱۶

گلدستہ اخبار

چین میں بھی اتوار کا دن عام تعطیل کا دن مانا جاتا ہے

اطالوی فوجیں اس وقت ۱۳۸۰۰ اور ۳۰۴ ملیمیٹرس کے درمیان نئی توپیں استعمال کر رہی ہیں۔ اور ان سے آسٹروی مورچے بری طرح توڑے پھوڑے جا رہے ہیں۔

وردن کی لڑائی میں قیصر جرمن کا ایک نہایت ہی نزدیکی رشتہ دار زخمی ہو گیا ہے۔ اور جنرلس مارے گئے ہیں۔

ایمسٹرڈم کا ایک تار مظہر ہے کہ برلن (جرمنی) کے ایک کوچہ میں ایک عورت نے [illegible] پر دو فائر کئے گو خطا گئے۔

ہاؤس آف کامنز میں لارڈ سیسل نے کہا کہ جرمنی اور اٹلی کے درمیان اعلان جنگ نہیں ہوا۔ مگر اٹلی کی گورنمنٹ نے تمام تجارتی میل جول بند کر دیا ہے۔

روسیوں نے حال ہی میں ٹریبزنڈ سے بارہ میل مشرق کی جانب آرسیو کلیسی نامے گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔

منگل کے روز ۹ بجکر ۴ منٹ دن کے وقت شملہ میں بھونچال کا ایک درمیانی سا جھونکا لگا۔ جس کا مخرج ۲ ہزار میل کے فاصلہ پر تھا۔

گذشتہ سال بنگال میں ۲۲۴ آدمی جنگلی جانوروں سے ہلاک ہو گئے اس سے قبل سال میں ان کی تعداد ۳۳۲ تھی۔

۱۵ و ۱۶ اپریل کو لاہور میں دو واردات ہیضہ سے واقع ہوئیں۔ دونوں مہلک تھیں۔

سہارنپور میں محمد زکریا نام ایک مسلمان نے جیتی لال کے حقہ پر بھنگ رکھوا کر اس کو پھنسانا چاہا تھا۔ مگر آپ ہی پھنس گیا اور ۷ سال کی قید ہوئی۔

جدید ٹکسوں کے ذریعہ کلکتہ میں ماہ مارچ میں اکسپورٹ ڈیوٹی سے پچیس لاکھ روپیہ محصول جوٹ سے ایک لاکھ ستر ہزار اور چاء کے مزید محصول سے ۹۳ ہزار روپیہ وصول ہوئے۔

جاپان میں کرسچن کنڈر گارٹن کلاسوں کے اندر پانچ ہزار لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں اور ان کا اثر ان کے خاندانوں میں بہت زیادہ ہے

ناروے میں کوئی ایسا شخص رائے دینے کا مستحق نہیں سمجھا جاتا جس کے چیچک کا ٹیکہ نہ لگا ہو۔ مگر ٹیکہ لگانا مجبوری امر نہیں ہے۔

لندن میں برلن روڈ نام ایک سڑک ہے اب اسکے نام کی تبدیلی پر بحث مباحثہ ہو رہا ہے۔

برطانیہ عظمیٰ میں ہزار میں سے ۶۳۰ عورتیں ہیں جو دو کے سوائے کسی نہ کسی کام میں مشغول ہیں۔

تاربرقیات

لنڈن ۱۸ اپریل یہ تو ظاہر ہے۔ کہ مقام گرادرے پر جو شکست ترکوں کو ہوئی وہ اس حملہ کی ناکامی کا صحیح نتیجہ ہے جو انہوں نے روسی مرکز پر کیا تھا۔ کرادرے پر کا جنگ بالائی چوروکھ پر سوبرٹ کے گردونواح میں ایک روسی حملہ کے مطابق ہوا۔ ٹائمز کا پیٹرزگراڈ کا رسپانڈنٹ کہتا ہے کہ ترکی اس حقیقت سے پورے پورے واقف ہیں کہ چوروکھ کی طرف پیشقدمی سے ٹریبیزنڈ کا خطرہ ہے۔ خصوصاً رچھر پر روسیوں کا قبضہ ہو جانے کے سبب سے جہاں پر کہ ٹریبیزنڈ ارضِ روم اور زنجان سڑکیں آپس میں متصل ہو جاتی ہیں۔ مارننگ پوسٹ کے پیٹروگراڈ نامہ نگار کا خیال ہے کہ ٹریبیزنڈ کی تسخیر میں اور زنجان۔ کھربٹ اور دیار بکر کا تسخیر ہو جانا اور میسوپوٹامیہ کا جدا رہنا مشتمل ہے۔ اور وہ پیشین بینی کرتا ہے کہ اس حملہ کی مدافعت بھی سرتوڑ کیجائے گی۔

شملہ ۱۸ اپریل۔ ایک چشمدید شاہد کا بیان ہے کہ ہم (میسوپوٹامیہ میں) دریائے دجلہ پر جنگ کرنے کو تیار تھے۔ اور دریا کی طغیانی سے بہ جانے کے خطرہ سے ہم بند بنانے میں مشغول تھے۔ ۶ تاریخ کو دریا کے بائیں کنارہ پر دلدل کی طغیانی کی وجہ سے ہمارے کام میں کسر رہ گئی۔ دہنے کنارہ پر ابو رومن میں دکورنے خندقیں خالی کر دیں۔ کیونکہ دریا کی طغیانی کے سبب سے سخت سیلاب آ گیا تھا اور ہم مشکل سے اپنے خط آتشباری کے ساتھ ابلہ کھیلیں کامیاب رہے مگر یہ سارا کام ہماری سفرمینا ہی نے کیا۔

۱۱ تاریخ کی رات کو ہمیں سخت طوفان کا مقابلہ کرنا پڑا۔ کل سہ پہر کے وقت بحری انجروں کے ستون اور ژالہ باری اور آندھی نے ہم پر پڑاؤ ڈالا۔ ہمارے بائیں جانب دریائے دجلہ میں چار چار فیٹ بلند لہریں اُٹھتی رہیں۔ اور ہمارے دہنے جانب سوئیتا دلدل کی لہریں دریا کی طغیانی کے ساتھ ملجانے کی دھمکیاں دے رہی تھیں۔ غروب آفتاب کے وقت یہ لہریں ہمارے سامنے کی خندقوں میں آگئیں اور اس ترکی مورچہ میں جوان کے مقابل تھے۔ پانی کی ایک لہر بند کے اوپر سے دیوار کی طرح جاری ہوئی اور راشن اور خندقیں کھودنے کے اوزار وغیرہ بہا کرلے گئی۔ ہمارے دہنے ہاتھ پر چند پل بھی بہہ گئے۔ ترکوں کی اس وقت بہت بری حالت تھی۔ بندوقوں کی سخت باڑ اور توپ خانہ کی گولہ باری تباہی تھی کہ دشمن خندقوں کو خالی کر رہا ہے۔ اور کام کرنے والی پارٹی اپنے کام میں مشغول تھی۔ اور طغیانی کے ساتھ جنگ کر رہی تھی ہم نے اس موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ ہائیلنڈروں نے اپنی کلدار توپیں سنبھالیں اور قریب دوسو آدمی ہلاک کر دیئے۔ اور جب انہوں نے ترکوں کو روز روشن میں بھاگتے دیکھا تو بڑے خوش ہوتے تھے۔ دشمن کے بلاشبہ بہت سے لوگ مارے گئے ہونگے۔ تاریکی سے عین تھوڑا ہی عرصہ پہلے ہوا تھم گئی۔ اور سارے امن وامان ہو گیا۔

ہمارا آتشبار اور ترکوں کا بھی خط محاذ عارضی طور پر چھوٹا ہو گیا۔ مگر اب پھر اس کو طول دے رہے ہیں۔ اس قسم کی سختیاں یہاں معمولی بات ہیں۔

شملہ ۱۸ اپریل۔ ۱۷ تاریخ کی صبح کے وقت ہمارے دہنے کنارہ کے دستہ نے دشمنوں کی خندقوں پر قبضہ کر لیا اور ۱ افسر اور ۲۵ آدمی گرفتار کر لئے۔ دشمن بہت سے ہلاک شدہ چھوڑ کر چلا گیا۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ پیرس۔ کمیونیکے راوی ہے۔ میوز کے بائیں کنارہ پر دشمن نے ایوکورٹ جنگل اور پہاڑی نمبر ۳۰۴ میں ہمارے مورچوں پر سخت گولہ باری کی۔ اور دہنے کنارہ پر علاقہ ڈاومنٹ اور ووو میں اور موئین ول اور ہاڈونٹ اور لیس ایپرجس کے رقبہائے نصف قطر میں ہر دو جانب سے سخت گولہ باری ہوتی رہی۔ باقی محاذ پر دن نسبتہً آرام کا گذرا۔

لنڈن ۱۸ اپریل۔ پیرس۔ گذشتہ رات کا کمیونیکے راوی ہے۔ کہ میوز کے بائیں کنارہ پر پہاڑی نمبر ۳۰۴ اور ہماری دوسری قطاروں پر دشمن نے سخت گولہ باری کی۔ دہنے کنارہ پر میوز سے ڈاومنٹ تک کے ہمارے مورچوں پر صبح کے وقت شروع کر کے ایک سخت گولہ باری کرنے کے بعد دو بجے کے قریب جرمنوں نے چار کیلومیٹر محاذ پر کم از کم دو ڈویژنوں کے ساتھ ہم پر حملہ کیا۔ مگر ہماری کلدار توپوں کی آتشباری سے یہ حملہ پسپا کر دیا گیا۔ ماسوائے ایک مقام کے جہاں پر چاؤ فرجنگل کی ہماری جنوبی قطار پر ایک تھوڑے سے رقبہ پر دشمن کا قبضہ ہو گیا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ایسٹر ڈے

چرچ آف انگلنڈ میں یہ تیوہار خصوصیت کیساتھ منایا جاتا ہے۔ جو مسیح خداوند کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی یادگاری میں کیا جاتا ہے۔ اس نے ہماری زبان میں اس کو عید قیامت کہتے ہیں۔

۲۳ اپریل کا اتوار ایسٹر سنڈے کہلاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ انگریز لوگ مسیحی ہونے سے پیشتر ایسٹرا ایک دیوی کو مانا کرتے تھے۔ اور ماہ اپریل میں اُس کی شان میں ایک عید منایا کرتے تھے۔ اور خیال کرتے تھے کہ یہ دیوی موسم بہار لاتی ہے۔ جس سے سرما کی ساری کلفت جاتی رہتی ہے۔ اور خلقت میں نئی زندگی آجاتی ہے۔ جب وہ لوگ مسیحی ہوگئے تو یہ عید بھی کلیسیا میں در آگئی۔ اور ایک مدت کے سخت بحث ومباحثہ کے بعد اُس کلیسیا میں قرار پایا کہ ایسٹر کی عید اتوار ہی کو پڑا کرے۔ اور ہر سال زمین کے گرد چاند کی گردش سے اس کا تعین ہوا کرے پس اسی حساب سے ہری پدکی پورن ماشی کے بعد کا اتوار ایسٹر کا اتوار ہوتا ہے۔ جو امسال ۲۳ اپریل کو پڑا ہے۔ اس تیوہار کو مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی یادگاری کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ جس میں خصوصیت کے ساتھ مسیح کی قیامت کی یاد کی جاتی ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ مسیح ہمارے لئے روحانی موسم بہار لایا ہے۔ جس کے ذریعہ ہم میں افسردہ روحانی تازگی اور جوش اور خوبصورتی پیدا ہوجاتی ہے۔ نیچر کے ساتھ مل کر اس کی یاد کی جاتی ہے۔

مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا وہ حقیقی اور سب سے بڑا واقعہ ہے جس پر مسیحی مذہب کی بنیاد قائم ہے۔ جس کی بابت پولوس رسول فرماتا ہے۔ کہ اگر مُردوں کی قیامت نہیں تو مسیح بھی نہیں جی اُٹھا۔ اور اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہماری منادی بے فایدہ ہے۔ اور تمہارا ایمان بھی بے فایدہ۔ بلکہ ہم خدا کے جھوٹے گواہ ٹھہرے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر مسیح نہیں اُٹھا تو تمہارا ایمان بے فایدہ ہے۔ تم اب تک اپنے گناہوں میں گرفتار ہو۔ وغیرہ۔ مسیح کی حیات سے بقا تواریخی طور پر ثابت ہوتی ہے۔ لوگوں نے اس بقا کے مسئلہ کو فلسفیانہ دلائل منطقانہ براہین۔ بقا کی بابت عالمگیر عقیدہ اور اس زندگی کے ناکامل اور محدود ہونے سے اور اسباب سے ثابت کیا ہے کہ جو باتیں یہاں ادھوری رہ جاتی ہیں وہ آئیندہ جہان میں مکمل ہوجائیں گی۔ مگر مسیح کی قیامت بقا کا تواریخی ثبوت ہے۔ اور تواریخ کے سامنے کوئی اور ثبوت کامل اور پختہ نہیں ہوسکتا مسیح ہی اس دنیا سے واپس آیا اور ہم پر اس کی حجت تمام کردی۔ اور ہماری ساری روحانی امیدیں ممکن بلکہ ضروری برآنے والی ثابت کردیں۔ ہمارا ایمان اس سے سپھل ہوگیا۔ خدا کے ہم سچے گواہ ٹھہر گئے منادی باثمر ہوگئی اور اپنے گناہوں سے چھوٹ گئے۔

ایک امریکن کالج کے ساتھ ترکوں کا انس

امریکہ کے ایک ماہواری میگزین ریکارڈ آف کرسچن ورک کا بیان ہے کہ بیروت کا انٹرنیشنل کالج جو امریکہ کی پریسبٹیرین کلیسیا کے زیر اہتمام ہے۔ ترکوں کو ایسا پسند آیا کہ تین انگریز پروفیسروں کو اجازت دی گئی ہے کہ اس کالج میں کام کریں اور روسی فرانسیسی اور انگریز طالب علم اپنی جماعتوں میں بدستور پڑھتے رہیں۔

جزیرہ فارموسا میں مشنریوں کا کام

یہی میگزین راقم ہے کہ جس وقت سے مشنری لوگ جزیرہ فارموسا میں وارد ہوئے ہیں تب سے وہاں کی قومی حالت میں بڑا تغیر اور تبدل ہوگیا ہے۔ شروع شروع میں یہاں کے باشندوں کا بڑا فخر یہ تھا کہ دشمنوں کے سروں کا بڑا انبار ایک جگہ لگادیا جاوے۔ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ ایک جگہ سفر کرتے کرتے میں نے کیا دیکھا کہ جنگلی باشندوں کا ایک گروہ سامنے آرہا ہے۔ اُن کے پیچھے پیچھے ایک لڑکا اپنی پشت پر گٹھڑی لٹکائے آرہا ہے۔ جب اُس گٹھڑی پر غور سے نظر کی تو معلوم ہوا کہ اس میں دو اجنبی آدمیوں کے سر بندھے ہیں۔ چوکی پر پہونچکر اس لڑکے نے گٹھڑی زمین پر رکھدی۔ اور اس پر سر رکھکر سو گیا۔

جاپان میں مسیحیت

۲۵ سال کا عرصہ گزرا ہے کہ جاپان کے ایک گاؤں گوسن نامے میں ایک جاپانی شخص

اکثر زمانے مسیحی ہو اتھا۔ تھوڑے دن ہوئے کہ وہ اسی گاؤں میں گیا۔ اور اپنے لوگوں کے سامنے وعظ کیا اور بہت سے لوگ مشرف بہ مسیحیت ہوگئے پھر اسی گاؤں میں ایک گرجا گھر بھی تعمیر ہوگیا۔ اسی شخص کی کوشش سے قہر لوکیو میں بھی ایک ہزار آدمی مسیحی ہوگئے۔

امریکہ کا تعلق اتحادیوں کے ساتھ

{ڈیلی ٹیلیگراف میں مسٹر

گیرلڈ ماگن کے ایک مضمون سے واضح ہوتا ہے۔ کہ یورپ میں عام طور پر یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ امریکن لوگ بالعموم دول متحدہ کے ساتھ ہو کر جنگ میں شریک ہونے کے لئے بہت ہی مستعد اور تیار ہیں مگر اس یقین کی بنیاد ٹھیک نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ امریکن باشندگان بہ حیثیت مجموعی مطابق موجودہ حالت کے بلا تھوڑی سی مخالفت کے بھی دول متحدہ کے واسطے سب کچھ کرنے کو تیار ہیں۔ جہاز لوسیٹینیا کی غرقابی تک کسی کو جنگ کے امکان کا خیال تک بھی نہ تھا۔ پریذیڈنٹ ولسن سے کہا گیا تھا کہ ریاست ہائے متحدہ کی عزت اور بہبودی آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اور کہ جیسا آپ بہترین خیال کریں ویسا ہی کرنا لازم ہے۔ اس واقعہ کے بعد کے مہینوں میں اُس نے ایسی مدبرانہ روش اختیار کی تھی جس سے پبلک کی رائیں منتشر ہوتی تھیں۔ مگر گذشتہ چند ہفتوں میں ووڈرو ولسن نے لوگوں کی خواہش معلوم کر لی۔ اس کا یقین ہے کہ مجھ کو یہ فرمان مل گیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو جنگ سے باز رہوں اور اس اثنا میں سخت جنگی تیاریاں کرتا رہوں یہ امر قطعی طور پر سچ ہے کہ امریکن لوگ چاہتے ہیں۔ کہ ہماری تہذیب کے جمہوری قیاسات کی افواج اور بحری جنگی جہازوں کے ذریعہ سے محافظت ہوتی رہے۔ اور کہ یہی ہماری نظروں میں خصوصیت کے ساتھ ہماری چیز ہے۔

بلغاریہ کا تعلق ترکوں اور جرمنی سے

{اخبار ڈیلی کرانیکل میں مسٹر پرسیول صاحب لکھتے ہیں

کہ بلغاریہ کے تعلق ترکوں اور جرمنی کے ساتھ متواتر کشیدہ ہوتے جا رہے ہیں بلغاری مفرورین رپورٹ دے رہے ہیں کہ زار فرڈیننڈ کی فوج میں تین لاکھ سے زیادہ آدمی نہیں ہیں۔ سرویوں اور فرانسیسیوں کے ساتھ جنگ کرنے میں تسلیم شدہ نقصان کی بہ نسبت اس کا بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ صوفیہ کے اخبار پر پابندی کو اب باہر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی ایک اشاعت میں ایسے مضامین درج تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ سالونیکا میں اتحادیوں کا محاذ ایسا مضبوط ہے کہ اس کو شکست نہیں کر سکتے۔ جرمنوں نے پیش بینی سے ایسی روش اختیار کر رکھی ہے جس سے بلغاریوں اور ترکوں کی فوجیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہی رہیں جس علاقہ پر ان کا عبور ہوگیا اس پر اور فوجوں پر وہ پوری پوری طرح اور سختی سے حکومت کر رہے ہیں۔ حال ہی میں ایک فرمان صادر کیا گیا ہے کہ اب سے آگے کو مفرورین کے خاندان سزایاب ہوا کرینگے۔ ڈیلی کا رسپانڈنٹ کہتا ہے کہ پناہگیروں کی حالت نہایت ہی مصیبت زدہ اور پُرخوف ہے۔ اور وہ بھوکوں مر رہے ہیں۔ بلغاریہ کی حالت ابتر ہے۔ ترکی میں سے ہر قسم کی اشیاء خوردنی سرعت کے ساتھ ختم ہوتی جا رہی ہیں۔ سینکڑوں دیہات فاقہ سے جاں بلب ہیں۔ نامہ نگار مذکورہ بالا یہ بھی کہتا ہے کہ۔

بعض بلغاری مفرورین کا بیان ہے کہ زار فرڈیننڈ نے قتل ہو جانے کے خوف سے ملک چھوڑ دیا ہے ترکی سے جو لوگ آتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ گیلی پولی میں اس وقت جرمن بہت زیادہ قلعہ گزیں ہیں۔ کیونکہ ترکی وہاں سے گیلی پولی کی فوج میں بھیج دیئے گئے ہیں۔ یہ فوج سوریا میں ہے۔ پچیس ہزار جرمنوں کے پاس جو ترکی کے خاص قلعوں میں قابض ہیں۔ بیس ہزار انجنیروں اور توپچیوں کی نئی کمک پہونچ گئی ہے۔ اور ایسے طور پر تیار ہیں کہ قسطنطنیہ کی کلید ان کے ہاتھ میں ہے اور ترکی موجودہ حالت حکمراں نہیں۔

تھیولاجیکل کالج سیرام پور

{یہ تھیولاجیکل کالج کچھ عرصہ سے

سیرام پور میں قائم ہے۔ طلبا کو بیچلر آف ڈیوینٹی کی ڈگری کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ سال آئندہ جولائی سے شروع ہوگا مشن اور سوسائٹیوں سے طلبا اس کالج اور ہوسٹل میں داخل کئے جاتے ہیں کالج کے حکام ہر مشنری سوسائٹی سے انتظام کرنے کو تیار ہیں تاکہ جو طلبا اُن کی طرف سے آئینگے اُن کا خاطر خواہ تعلیمی انتظام کیا جائے گا۔ تعلیم محض بائبلی ہوگی کسی خاص فرقہ کی تعلیم کا لحاظ رکھا نہ جائیگا۔

ایسے طلبا کو وظیفہ بھی دیا جاتا ہے جو مسیحی خدمت میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ مگر کسی سوسائٹی کی طرف سے پرورش نہیں پا سکتے۔



وظائف کی مقدار اس قدر ہوگی جو طلبا کے مدرسے میں رہنے اور رخصتوں میں معاش مہیا کرنے کے لئے کافی ہوگی۔ طلبا بالضرور گریجایٹ ہوں یا کم از کم ایف۔ اے پاس شدہ ہوں۔ چال چلن اور نیک خصلتی کا سرٹیفکیٹ ضرور ہو۔ اس امر کی بھی تصدیق ہونی چاہئے۔ کہ اُمیدوار تندرست اور مسیحی خدمت کے قابل ہے۔ گریجایٹوں کو ابتدائی ڈوِنٹی کورس معاف ہے۔ مگر نئے عہد نامہ کی یونانی زبان یا بعض صورتوں میں عبرانی یا سریانی۔ صرف و نحو ضرور سیکھنا پڑتا ہے۔ باقاعدہ پڑھائی سے پہلے ان مضامین کے ضروری کورس طلبا کو ختم کرنے پڑتے ہیں۔ جو امیدوار اس کالج میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق کل مفصل کیفیت معلوم کرنے کے لئے پرنسپل سیرامپور کالج واقعہ سیرامپور بنگال سے خط و کتابت کریں۔

جرمنی نے اس جنگ میں کیا کھویا اور پایا؟ بیس ماہ کی جنگ ہو چکی اور اب آگے جاری ہے۔ یہ جنگ جرمنی ہی کا شروع کیا ہوا ہے۔ مدعا اس کا یہ تھا کہ جنگ کرکے عالمگیر سلطنت حاصل کرے۔ اسی امر کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ جرمن نے اس جنگ میں کیا کچھ کھو دیا اور کیا پایا!! اور کہاں تک اس کی مطلب براری ہوگئی ہے۔ یا اس کے برعکس ہے۔ ذیل میں ہم پہلے اُن نو آبادیات کا مختصر خاکہ دیتے ہیں جو جرمن کے ہاتھ سے نکل گئیں ہیں یعنی ایشیا میں کیاؤ چاؤ جس کا رقبہ ۲۷۵۰ مربع میل آبادی ۸۴۰۰۰ اور سالانہ برآمد ۲۵۰۰۰۰۰ پونڈ تھی۔ ۱۹۱۴ء کی نومبر میں فتح ہو گیا۔ بحر الکاہل میں سالومن۔ کیرولین۔ پیلیو۔ میریاین اور مارشل جزائر اور ساموا جس کا رقبہ ۶۲۱۰ مربع میل آبادی ۱۵۷۰۰۰ سالانہ برآمد ۴۷۸۰۰۰ پونڈ کی تھی ۱۹۱۴ء کے ماہ اگست و ستمبر میں مفتوح ہو گئے۔ جرمن نیو گنی کا رقبہ ۹۰۰۰۰ مربع میل آبادی ۶۳۴۰۰۰ سالانہ برآمد ۱۸۱۰۰۰ پونڈ کی تھی ۱۹۱۴ء کی ستمبر میں فتح ہو گیا۔ افریقہ میں ٹوگولینڈ رقبہ ۳۳۶۵۹ مربع میل آبادی ۱۰۰۰۹۰۰ سالانہ برآمد ۳۶۱۰۰۰ پونڈ کی تھی ۱۰ اگست ۱۹۱۴ء میں فتح ہو گیا۔ جرمن ساؤتھ ویسٹ افریقہ رقبہ ۳۲۲۳۴۸ مربع میل ۱۲۰۰۰۰ آبادی اور ۱۴۲۵۰۰۰ پونڈ جولائی ۱۹۱۵ء میں سر ہو گیا۔ کامرون رقبہ ۲۹۰۰۰۰ مربع میل ۳۵۰۰۰۰۰ آبادی اور ۱۱۶۵۰۰۰ پونڈ کی سالانہ برآمد فروری ۱۹۱۶ء میں فتح ہو گیا۔ اس حساب سے جرمن کے ہاتھ سے ۶۴۹۹۶۷ مربع میل رقبہ زمین اور ۵۳۲۲۴۰۰۰ آدمیوں کی آبادی اور ۹۳۱۰۰۰۰ پونڈ سالانہ کی برآمد جاتی رہی۔ جرمن ایسٹ افریقہ میں اس وقت ۳۸۴۶۷۹ مربع میل کا رقبہ جس کی آبادی ۷۶۴۵۰۰۰ ہے۔ اور ۱۵۷۰۰۰۰ پونڈ کی سالانہ برآمد تجارت ہے۔ اس کا کچھ حصہ جرمن کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ بھی خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ ابھی تک درست تخمینہ نہیں لگا سکتے کہ کس قدر رقبہ جرمن نے یورپ میں لے لیا ہے۔ مگر قرین قیاس ہے کہ بلجیم اور فرانس میں ۱۲۰۰۰ مربع میل کا رقبہ اور پولینڈ میں غالباً ۵۰۰۰۰ مربع میل جنگی آبادی علی الترتیب جنگ سے پیشتر ۶۰۰۰۰۰۰ اور ۱۲۰۰۰۰۰۰ کی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کل ۸۷۹۶۷ میل مربع کا رقبہ زمین جرمن کے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔ بھلا جنگ چھیڑنے سے کیا فائدہ ہوا۔ کچھ بھی نہیں۔ بلکہ نقصان ہی نقصان اور مال و جان کا نقصان اس نقصان کے علاوہ ہے۔ اور بدنامی الگ۔

انگلستان کے بارے میں امریکہ کا خیال جب سے کہ جنگ شروع ہوئی ہے تب سے امریکن عوام الناس کے خیالات شفاف اور مجلا ہوتے چلے گئے ہیں۔ اور اب اس امر کا احساس ہو رہا ہے۔ کہ برطانیہ عظمیٰ دنیا پر حکومت کرتا رہا اور دنیا نے اس کو نہ جانا۔ یہ بات بھی محسوس ہو رہی ہے۔ کہ جیسی حالت اس وقت ہے۔ اس کو قائم رکھنے کی خواہش میں امریکن اور برطانوی حکمت عملی یکساں بلکہ ایک ہی ہے۔ مگر باوجود اس حقیقت کے انگلستان کے خلاف ایک خاص حد تک ایک حسد پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ انگلستان ابھی تک ملکہ بحور ہے۔ باوجود مقامی مخالفتوں کے ابھی تک فتحمند اور منصور ہے۔ اور ابھی تک وہ چٹان ہے جس پر جرمن ٹکرا ٹکرا کر چور ہو رہا ہے۔

اہل امریکہ کا بیان ہے کہ ہم امریکن تو بالکل صحیح العقل ہیں۔ اگر انگلستان کی فی الحقیقت دھمکی دی گئی تو ہم جانتے ہیں کہ ہمیں انفرادی آزادگی اور بحری آزادگی کو قائم رکھنے کے لئے انگلو سکسن کی پالیسی کی خاطر ہتھیار اُٹھانا پڑے گا۔ وہ آزادگی ہماری مختصر کہ آزادگی ہوگی۔ نہ کہ وہ آزادگی جو برطانیہ کیطرف

سے دنیا کو ملیگی۔ اتحادیوں کے خلاف جنگ کرنا گویا خودکشی کرنا ہوگا۔ یورپ میں کوئی شخص اس بات میں شک نہ کرے گا کہ امریکہ اتحادیوں کو فتحمند دیکھنے کا آرزومند ہے۔ امریکہ یہ یقین نہیں کرتا کہ جرمن یہاں تک کچلا جاویگا۔ جیسا کہ ماہران کیپلنگ خیال کرتے ہیں۔ اور نہ ہی امریکہ اس کو قرین مصلحت یقین کرتا ہے۔

ایک کتے پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا دعوے

مقام سالسبرگ۔ واقعہ انگلستان کی عدالت میں ایک مقدمہ دائر تھا۔ جس کے مختصر حالات یہ ہیں کہ عورت مرگئی اور اپنے پیارے کتے کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ نقد و مکانات گھوڑے گاڑیاں وغیرہ وصیت میں چھوڑ گئی۔ عورت کے رشتہ داروں نے کتے پر عدالت میں مقدمہ دائر کردیا۔ اور سوال اٹھایا کہ متوفی کی وصیت ناجائز ہے۔ مگر عدالت نے کتے کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اور حکم دیا کہ متوفی جس طرح اپنی زندگی میں کتے پر خرچ کیا کرتی تھی اور ریشمی تکیہ گدیلوں پر بٹھلا کر ایک سجے ہوئے کمرہ کے اندر چاندی کے برتنوں میں اعلیٰ قسم کا کھانا کتے کو کھلایا کرتی تھی۔ اسی طرح سب کام کتے کی زندگی بھر جاری رہیں۔ (منقول از آریہ گزٹ)

مدراس میں ایک نئی دریافت

مدراس سیل رادی ہے کہ مدراس میں ایک کنوئیں کی کھدائی جاری تھی کہ غوطہ زن اندر سے مٹی نکالتے نکالتے ایک پیتل کا بت اوپر نکال لائے جو گوتم بدھ کا بت ہے۔ اور ایک خوبصورت گھڑیال پیتل کا نکلا ہے۔ جس کا وزن ۹۰ سے ۱۰۰ پونڈ تک کا ہے۔ اس کی بناوٹ بے بہا ہے۔ اور گمان کیا جاتا ہے کہ ایک جہاز یہاں غرق ہوگیا تھا۔ اور اسی کے مال میں سے یہ ایک ہے۔

وکٹوریہ کراس جوبلی

سال رواں وکٹوریہ کراس کی ڈائمنڈ جوبلی کے لئے مخصوص ہے۔ آج سے ساٹھ سال کا عرصہ گذرتا ہے کہ ۲۹ جنوری ۱۸۵۶ء میں ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند خلد آشیانی نے ایک شاہی اعلان پر دستخط ثبت کیا تھا۔ جس کے ذریعہ وکٹوریہ کراس کے تزئین کا مشہور و معروف طریق جاری ہوا۔ یہ کراس بری اور بحری افواج میں سب سے اعلیٰ اور معزز بہادری اور عزت کا نشان ہے اگرچہ وکٹوریہ کراس کو جاری ہوئے ساٹھ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ تو بھی اس کے پانے والوں کی تعداد ۷۰۰ تک تاہنوز نہیں پہنچی۔ یہ موجودہ جنگ وکٹوریہ کراس کے نقطہ خیال سے ہندوستانیوں کے لئے بڑا خوش نصیبی کا باعث ہوا ہے۔ کہ ان کو بھی اس لاثانی اعزاز سے معزز ہونیکا موقعہ حاصل ہوگیا۔ اور اس جنگ کا پہلا فاتح وکٹوریہ کراس ایک ہندوستانی تھا۔

سورجوں کی تعداد

ہر قسم کی سائنس کی دنیا میں بڑی ترقی ہو رہی ہے۔ اور اس ترقی کے زمانہ میں بڑی حیرت افزا اور رسالہ دریافتیں بھی معرض ظہور میں آرہی ہیں منجملہ علم نجوم کی ایک دریافت یہ ہے کہ ابھی نظر والی آنکھ سے بلا امداد کسی قسم کی دوربین کے پانچ ہزار ستارے نظر آسکتے ہیں۔ مگر سب سے بڑی اور طاقتور دوربین کے وسیلے سے ایک ارب ستارے دکھائی دے سکتے ہیں۔ تاریک یا غیر منور ستارے بھی ہیں۔ جنکا فوٹوگرافی کے پلیٹوں پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا مگر ان کی تعداد منجم مسٹر الیف آے لنڈمان صاحب کے تخمینہ کے مطابق روشن ستاروں کی تعداد کی بہ نسبت ۱۰۰ گنا زیادہ ہے اس حساب سے ستاروں یا سورجوں کی کل تعداد ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ ہوئی یعنی دس ارب ستارے اس وقت تک نظر آتے ہیں۔ نورانی اور غیر نورانی ستاروں کے درمیان فرق یہ ہے کہ روشن ستاروں کی حرارت ۲۰۰۰ سے ۲۷۰۰۰ درجے تک کی ہے مگر تاریک سرد ہیں

میسوپوٹامیہ میں سراب

کہتے ہیں کہ میسوپوٹامیہ کا جہاں کہ اس وقت جنگ ہورہی ہے کرہ ہوائیہ بڑا پر سراب اور دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اور اس سراب یا مرگ ترشنا میں یہ پہچاننا نہایت مشکل ہے کہ دشمن گھوڑوں پر سوار ہیں یا پیدل۔ اور ساتھ ہی انکی تعداد کا پتہ لگانا بھی نہایت دشوار ہے۔ ہر ایک شے بڑی نظر آتی ہے چھوٹا سا گاؤں جس میں چھوٹے چھوٹے کچے مکانات ہیں ایسا دکھائی دیتا ہے کہ گویا ۲۰۰ فیٹ بلند دیواروں کا ایک قلعہ ہے اگر کوئی جھنڈا یا جھاڑی کا ٹکڑا ہے۔ کسی فوج کے ساتھ کوئی بھی ایسا رسالہ نہیں جو کہ کسی وقت بھیڑوں سے پیادہ فوج کا دھوکا نہ لگا ہو اور [illegible] ہوتے سواروں کے دستہ کی افسر کو جب تک کہ دشمن ۱۰۰ گز کے فاصلہ پر نہ آگیا تب تک اس کو یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ آیا دشمن سوار ہے یا پیدل

مراسلات

جلسہ سالانہ کرسچن انڈیور کنونشن پنجاب منعقدہ لودھیانہ

۱۲ اپریل ۱۹۱۶ء تا ۱۳ اپریل ۱۹۱۶ء

پریذیڈنٹ بی سیموئیل صاحب

پہلے عبادتی کلمات پریذیڈنٹ کی طرف سے کہے گئے۔ اور لودہانہ کلیسیا کی طرف سے خوش آمدید ہوئی۔ بعد ازاں پادری ہالیول صاحب نے درس انگریزی میں دیا

درس پادری ہالیول صاحب بہادر جنرل سیکرٹری:۔

شخصی خدمت:۔ ڈاکٹر وزین چین کے ایک مشہور پادری نے کہا کہ کوئی ضرورت نہیں۔ کہ کسی مشہور پادری کے لیکچر اور وعظ سنکر اشارہ دیں۔ بلکہ پہلے اپنی عملی زندگی ظاہر کیجاوے۔ ڈاکٹر کنین نے شخصی خدمت پر زور دیا تھا۔ امریکہ کا ڈاکٹر شخصی خدمت کے لئے بہت مشہور ہے۔ مجھسے میری سستی کے سبب سے میرا پھل دوسرے نے لے لیا۔

کون اس خدمت کو کر سکتا ہو؟ (۱) تبدیل شدہ (۲) روحوں کے بچانے کا بوجھ جس کے دل میں ہووے (۳) صابر اور دعا کے لائق ہو۔ (۴) تبدیل شدہ اشخاص نے ۸۳ لوگ اس خدمت کے لئے دیئے۔ پہلے سنیں اور پھر سنانے سے کام شروع ہو جاتا ہے۔ ہماری طبائع مختلف قسم کی سائنس کی چیزوں کی طرف بہت کھنچتی ہیں۔ ڈاکٹر کنین نے بد معاشوں کو بھی نرمی کے ساتھ تعلیم دی۔ ڈاکٹر کیمبل نے کہا کہ میں نے ایک سائنس دان کے ساتھ دوستی کی۔ اور آخر کار اس کو خداوند کے پاس لایا۔ محبت میں آپس میں ملکر دوستی کے برتاؤ سے کام لینا چاہئے۔ پھر اس کے بعد خزانچی صاحب نے کہا کہ پنجاب کی کل ۱۲۰ سوسائٹیاں ہیں جن میں ۳۶۰۰ ممبران ہیں۔ پریذیڈنٹ بی سیموئیل صاحب ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول راولپنڈی۔

درس بابو حاکم شاہ صاحب۔ مضمون کس طرح ہم کرسچن انڈیور کے کام کو دیہاتی مسیحیوں میں ترقی دے سکتے ہیں؟ (۱) ہم لوگوں کو محبت سے موہ لیں (۲) وہ چیز نگیں جس چیز کی ضرورت ہے (۳) دیہات کے وقت کی پابندی اکثر صورتوں میں ہو نہیں سکتی (۴) دیہاتیوں کی اپنی زبان میں جو کہ پنجاب میں پنجابی ہے ضرور منادی کریں۔ ورنہ بہت ادھورا کام اور پُر مزاح ہوگا جیسے کہ کہتے ہیں کہ ایک صاحب نے ایک نوکر کو کہا "ٹی لاؤ" وہ ٹین اٹھا لایا۔ اس کو کہا گھڑی لاؤ وہ پانی پینے کی گھڑی اٹھا لایا۔ ہماری اردو کھچڑی اردو نہ ہووے۔ اسی طرح ایک اور بات ہے۔ صاحب نے بہرے کو کہا فقط بستر اکر دو۔ بہرے نے بستر انو کر دیا۔ مگر حیران بستر اکر کے بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر میں مالک آیا اور دیکھا کہ نوکر حیران بیٹھا ہے۔ صاحب نے کہا حیران کیوں بیٹھے ہو۔ اس نے کہا کہ میں آپ کی بات کی فکر میں بیٹھا ہوں میں نے بستر انو کر دیا ہے۔ مگر فقط نہیں ملتا۔

ماسٹر فضل الٰہی صاحب ہیڈ ماسٹر مشن سکول جہلم اور سکریٹری پنجاب سنڈے سکول یونین ہندوستان کی کلیسیاؤں میں جو کام ہو رہا ہے۔ اس کا اور سوسائٹیوں کا آپس میں بہت رشتہ ہے۔ ہم لکیر کے فقیر نہیں۔

بی سیموئیل صاحب ہمیں رہنما کی ضرورت ہے۔ ہمارے سکول کی کرسچن انڈیور سوسائٹی نے بہت کام کیا ہے۔ ایک صاحب نے کہا۔ کہ ڈسکہ ڈسٹرکٹ میں سی۔ ای سوسائٹی کے ذریعہ لوگ لگاتار دعا مانگنے۔ ایک دوسرے کی ہمدردی کرنے اور چندہ دینے کا شوق کرنے لگے ہیں

پادری چیمبرس صاحب مقیم خانقاہ ڈوگراں سکریٹری پنجاب سنڈے سکول یونین۔ زندگی میں جب تک حرکت اور دانش نہ ہو تب تک زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔

ماسٹر فضل الٰہی صاحب بہادر۔ بورڈنگ ہوس۔ سکول اور دیہاتیوں میں سی۔ ای سوسائٹی قائم کی جاویں۔ اتوار کے دن طلبہ کے لئے دوپہر کا وقت ذرا آزمائشی ہو جاتا ہے۔ اس واسطے سی ای سوسائٹی اپنا خاص کام ایسے موقعہ پر کیا کرتی ہے۔ کہیں گیت اور بھجن ہوتے ہیں۔ کہیں دعائیں کہیں منادی

بابو خیالی رام۔ بچے کی طرح خالص دودھ کے مشتاق ہو دیں۔ کام اور کلام میں۔

پادری بوٹاملؔ نے آپ نے فرمایا کہ پادری کے بغیر بھی ہم اس سوسائٹی کے ذریعے کام کر سکتے ہیں۔ ہماری سوسائٹیاں پلیٹ فارم کرتی ہیں اور مختلف باتوں کو جو کہ سنتی اور مہلک ہیں چھوڑتی۔ پڑھے ہوؤں کی نسبت جاہل زیادہ محبت سے جاتے ہیں۔

سی ای سوسائٹی دیہاتی ممبران کا کام کیا ہے؟ بندگی والوں کو بلانا بعض بشارتی کاموں میں مدد دیتے ہیں۔

پادری غلام مسیح - آپس میں صلح کرائیں۔ بیمار داری کیا کریں۔ غریبوں کو روپے دیں۔

پادری پوٹامل - مسافر پروری - ممبروں میں سرگرمی پیدا کریں۔ اُن کی تعداد کو بڑھائیں۔ چندہ دینے کی عادت ڈلوائیں۔ پاک کلام کی زبانی یا چھپا ہوا تلاوت کرا دیں۔ ہمارے ہاں سال بھر کے لئے ۵۲ کہانیاں ہیں۔ جو کہ ہر ہفتہ کے لئے ایک کہانی مقرر ہوگی۔ ہر ایک ممبر زبانی کہانی حفظ کرتا ہے۔ رسالہ کو بڑھانے کا سوال یعنے ہر کے بجائے ۲ر یا ۸ر رسالہ مقرر کر دیا جائے مگر یہ بات منظور نہ ہوئی۔ اور سابقہ حالت ہی میں کرسچن المدد کا رسالہ رہا۔

ورس پادری ہالیول صاحب۔
میرا ارادہ ہے کہ آج دو پہر بشارتی دھاوے کا ذکر کیا جاوے۔ دو سال کا عرصہ ہوا کہ میں نے دکن کی کلیسیاؤں کو دیکھا تھا۔ اُن میں عجیب جوش پیدا ہوا ہے۔ اور اب تک جاری ہے۔ پہلے چین اور کوریا میں خدا کا کام شروع ہوا یہ کام تھوڑے آدمیوں نے شروع کیا۔ پہلے اُن کی اپنی زندگی میں جاگ آیا پھر کلیسیائیں مستعدی کرنے لگیں۔ وہ جو کہ دوکاندار یا کوئی پیشہ مزدور تھا اُس نے ہفتے بھر کے لئے اپنا کام چھوڑا۔ کلیسیاؤں میں ہلچل شروع ہوگئی۔ اور لوگ پہلے رسولی زمانے کے لوگوں کو یاد کرنے لگے خدا کے فضل کے بہت سے نتائج ہوتے ہیں۔ جو کہ ہم یہاں نہیں کاغذوں پر لکھ نہیں سکتے۔ ۲۰۰۰ بشارتی کام کے لئے عیسائی تیار ہو گئے۔ اور انہوں نے بہت جلد ۲۰۰۰۰ آدمی عیسائی کئے۔ یہ تو کوریا اور چین کا حال ہے۔ پر اب ہمارے شمالی ہندوستان کا کیا حال ہے۔ جو ہم اپنے کام پر غور کریں۔ اور ذاتی تجربہ کو دیکھیں کہ کس قدر سود مند پڑتا ہے۔ اپنے کام کے لئے یہ چند باتیں یاد رکھیں (۱) چندہ دینے میں شریک ہونا۔ (۲) شخصی گواہ بنیں۔ خدا کی کھینچنے والی محبت ہم میں ہووے۔ اور بجلی کا سا اثر یک لخت ہو جاوے (۳) روح القدس کا نزول ہم میں ہو (۴) خدا کے کلام سے واقف ہوں (۵) لگاتار دعا مانگتے رہیں (۶) اس زمانے کی رویا دیکھیں۔ تب ان باتوں کو نظر رکھتے ہوئے ہم شخصی خدمت بخوبی کر سکیں گے۔ اور خدا کا جلال ظاہر ہوگا۔

پادری مہتاب الدین صاحب بمضمون دہیکی دینا۔ دہیکی دینا ضروری امر ہے۔ خواہ ہم کسی پیشے یا کاروبار میں ہوں۔ اس اصول سے ہم بہت کچھ سیلف سپورٹ اور جانفشانی کا عملی اظہار شروع کر سکتے ہیں۔

ورس از طرف پادری رلارام صاحب
تعلیم یافتہ مسیحیوں کی طرف سے ناخواندہ مسیحیوں کی طرف کیا فرائض ہیں۔ وہ پڑھے ہوؤں کو حکم دیتا ہے کہ تم ان ناتعلیم یافتوں کو تعلیم دو۔ جو باتیں میں نے کہی ہیں۔ ان باتوں کو جانیں اور کہیں۔ دنیوی تعلیم نہیں۔ بلکہ خداوند مسیح کی منشا کو پہچانیں۔ شاید بعض سوال کریں گے۔ کہ بس انجیل پڑھ لو تو کیا کالج اور سکولوں کا منشا بے فائدہ ہے؟ نہیں۔ تعلیم دینے کو روٹی کمانے کا محض ذریعہ نہ سمجھیں۔ ہمارا منشا تعلیم یافتہ بھی ہونا ہے۔ مسیح کی منشا جاننا سب سے ضروری اور لابدی امر ہے۔ اگر ہم ایم۔ اے۔ اور بی۔ اے کر گئے اور اُس کی مرضی نہیں جانی تو فضول ہے۔

سوسائٹی کی طرف سے جھنڈا۔ منٹگمری کی سی ای۔ اس کو جس نے کرنل یونین کی شرائط پوری کی گئیں۔

پادری ایچ سٹوارٹ صاحب بمضمون مخصوصیت - کیا تم نہیں جانتے کہ تم خدا کی ہیکل ہو؟ خدا کا پاک روح تم میں ہے۔ تم قیمت سے خریدے گئے ہو۔ ایک پاک جگہ بناوے۔ خدا نے ہم کو قیمتی خون کی دے کر خرید لیا ہے۔ خدمت لینے کو نہیں۔ بلکہ اپنی طرف سے خدمت کرنے کو۔ آخر میں بندہ مختصراً کہنا چاہتا ہے کہ رپورٹیں جو سنائی گئیں۔ وہ تسلی بخش اس سوسائٹی کے کام کے لئے تھیں۔ ایک لاہور کی ۱۰ یا ۱۲ برس کی لڑکی نے جو کہ بطور ڈیلیگیٹ ہو کر آئی تھی۔ اپنی رپورٹ کس خوش اسلوبی سے سنائی کہ عقل دنگ اور حیران رہ گئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ سارے اوصاف والدہ کی محنت کے نتیجے ہیں۔ جہاں کہ میرا خیال ہے۔ یہ مسٹر ہمفری کی صاحبزادی ہیں۔ کاشکہ ایسی والدات اور لڑکیاں ہم میں پیدا ہوں۔ جھنڈا اس سال منٹگمری کے ڈیلیگیٹ کو دیا گیا۔ اس نے کل شرائط پوری کیں جو کہ جھنڈے کے لینے کی ہیں۔ افسران کا انتخاب بھی ہوا اور بہت سے پرانے اپنی سابقہ معزز خدمت پر رہے۔ اور چند ایک نئے افسران بھی لے لئے گئے اب احقر کی دعا ہے کہ جو کچھ ہم نے اس جگہ سے حاصل کیا وہ اپنی عملی زندگیوں میں جا کے صرف کریں۔ اور گانے بجانے۔ چندہ دینے۔ شخصی کلام کرنے۔ جماعتی صورت میں پاک





کلام کی بشارت دینے۔ غرضیکہ جو صورت بھی ہو اُس کے جلال اور بزرگی کے لئے ہو۔ فقط۔ آمین ثم آمین۔ آپ کا داس وہی

این پی پروانہ۔ از لودیانہ۔

پنجاب سنڈے سکول یونین کا سالانہ جلسہ منعقدہ لودیانہ

١١ اپریل ١٩١٦ء تا ١٢ اپریل ١٩١٦ء

صبح کو پادری ٹاڈ صاحب نے بچوں کی بچپن کی ٧ برس کی زندگی کا ذکر کیا۔ آپ نے بچے کے ٩ ماہ کو جبکہ وہ ماں کے رحم میں ہوتا ہے اس کو بھی عمر میں شامل کیا۔ آپ نے تین حصے ٧ برس کے بچے کی زندگی کے کئے۔

آپ نے ٩ ماہ تک والدہ کے پرہیز اور اُس کی جسمانی طاقت کا خیال کرنے کے لئے کہا۔ صحیح ہے یہ ڈاکٹری اصول ہے (٢) اس حصے میں بچہ کتم عدم سے وجود میں آیا ہے اور ٥ برس کے عرصہ تک وہ دنیا میں حرکت کرتا ہے۔ اور ادھر اُدھر کی حالت اور گرد و نواح سے واقفیت کرتا ہے کیونکہ بچے کی زندگی اُس وقت معصوم سی ہوتی ہے۔ اس واسطے اُس کے لوح پر قلب پر جو لکھا جائیگا وہ کالنقش فی الحجر ہو جاویگا۔ آپ نے ایک سوت کی انٹی کو لے کر بتلایا کہ اگر ہم اُس کو اُدھیڑتے جاویں تو وہ اُدھڑ جاویگی۔ اور اگر ذرا بھی رکاوٹ پیدا ہوئی تو وہیں سوت ٹوٹ جاوے گا۔ اور سارا الجھن میں پھنسکر اُسکی زندگی کو خراب کر دیگا۔

چیرمین پی۔ سی چیٹرجی۔ گوجرانوالہ شیطان بھی کلام سے واقف ہے۔ ایک گھڑی ہے اور وہ نہایت مفید ہے۔ ہم بڑی سرگرمی سے حصہ لیویں۔ ہم بے عیب تو نہیں مگر خداوند یسوع مسیح سے طاقت پا کے طلبہ کو سکھائیں۔

بچوں کو سکھانے میں کیسے دلچسپی لے سکتے ہیں۔ مس این وائلی صاحبہ۔ ہم بچوں کی تعلیم کی خوشنودی کے لئے یہ سکول کرتے ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے۔ یہ ایک بھاری کام ہے۔ بچوں کی روحوں کا موڈل اُستاد ہے۔ ہم نے شوق اور سرگرمی سے کام شروع کرنا ہے۔ ہم میں کئی خوبیاں ہونی چاہئیں۔ نیک نمونہ۔ خوش مزاج پاک کلام سے متنور۔ ہر ایک اُستاد خدا سے بلایا گیا ہے۔ پڑھانے سے پیشتر ہم خود اچھی طرح پڑھکر ضرور آویں۔ تصویریں اور دلچسپ چیزیں بچوں کے لئے مفید ہیں۔ ہم مناسب اور عمدہ اور روحانی خوراک دیں۔ بعض دفعہ بچے عجیب سوال کرتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ بچے چڑیا کی مانند ہیں۔ کبھی ادھر گھونسلا بناتے۔ کبھی اُدھر۔ بورڈ پر لکھ کر پہلے کوئی خاص بات کو لیجانا بھی چاہئے۔

مس ایچ مایا داس صاحبہ پٹھانکوٹ بچوں کی عادت کو معلوم کرنا نہ صرف جماعتی کمرے میں بلکہ فرصت کے وقت بھی اُس کی حرکات و سکنات نشست و برخاست کا خیال رکھنا۔ ہم بہت دفعہ بچوں کی طبیعت کے موافق نہیں سکھاتے۔ سبق کے لئے ایک خاص تصویر سوچیں۔ کہانی کے طور پر بتانا چاہئے چندہ جمع کریں۔ وہ غیر حاضروں کی فکر کریں۔

مس ککرجی گوجرانوالہ۔ ہم اپنے نجات دینے والے کو شریک کریں۔ ہم ڈالی اور انگور کی طرح پیوستہ ہوویں۔ متی ١٩: ١٣ سنڈے سکول بچوں کو مسیح کے پاس لانے کا عمدہ ذریعہ ہے یہ سب باتیں ہی ہم بچپن سے سکھائیں۔ خداوند نے کہا کہ اُن کے فرشتے بچوں کے ذریعہ خوش ہوتے ہیں۔ ہماری مرضی باپ کی مرضی ہو۔ میرے پاس ایک چھوٹی جماعت ہے۔ جب تک ہم برکتیں حاصل نہ کریں۔ تب تک کچھ نہیں سکھا سکتے۔

پادری غلام مسیح (١) بچوں کی لاچاری پر غور کریں (٢) اُن کو تابعداری کرنا سکھائیں۔

پی سی چیٹرجی۔ کام طبیعت کے موافق ہو دے۔

مسٹر بہاری لعل۔ چھ دن پڑھاتے ساتواں دن سنڈے سکول۔ ہم ذرا آرام کا دن سمجھتے۔ اور کام کو ناپسند نہیں کرتے

مسٹر رام لعل صاحب نے کہا کہ ہمارے یہاں لودیانہ مشن سکول میں میڈیکل سکول کا ہیڈ گاہ بگاہ آکر بچوں کو تعلیم دیتا ہے اور ہمارا کام سنڈے اسکول کا بخوبی چل رہا ہے۔ کیا ضروری ہے کہ مسیحی اور غیر مسیحی لڑکے اکٹھے پڑھیں۔ ڈال بورڈنگ سکول کے لڑکے علیحدہ پڑھیں۔ اور غیر مسیحی طلبا کی علیحدہ جماعت ہو دے۔

١٢ اپریل ١٩١٦ء

پادری مارگن صاحب کا درس۔ جو کچھ مانگو گے پاؤ گے۔ ہمارا کچھ بھی حق نہیں۔ کہ ہم اپنے نام سے مانگیں۔ مثلاً اُس کنواری

لڑکی کو دیکھو جو کہ شادی کرکے دوسرے آدمی کے نام سے کہلاتی ہے۔

یقین کرو کہ تم کو ملیگا۔ ہاں یقین ہی کرنا ہمارا فرض ہے۔ اسی ہی سبب سے ہماری چیزیں نہیں ملتیں۔ پر اُس کی مرضی ضروری درکار ہے۔

پادری ٹبلر صاحب۔ کل صبح بچپن کی زندگیوں کے درمیان اعلیٰ خدمت کا ذکر کیا۔ تین بھائی تھے اُنہوں نے بنج بیوپار کیا۔ اور گڑ خریدا۔ ایک ایسا موقعہ آیا کہ وہ گڑ شیرا ہوگیا اور بالکل نکما معلوم ہوا۔ سو وہ لڑکا بازار میں بیچنے لگا ۱۰۰ اکرمال لیا اور ترتے اُترتے ۳۰ روپیہ تک آیا اُس گڑ کو ایک بنیئے نے خریدا اور ۳۰ کے ۱۰۰ روپیہ بنائے۔ اسی طرح ہم بچوں کو اُن کے مزاج کا تجربہ نہ حاصل کرکے کھو دیتے ہیں۔

پہلے زمانہ (۲) ۱ سے ۵ برس تک (۳) ۵ سے ۱۰ تک۔ بچوں کے دوسرے حصے کی زندگی میں بچے اُلجھن میں پھنسنے شروع ہو جاتے اگر غور سے اُن کو اُن کی تکلیف سے نکالیں۔ ہم بچوں کے لئے دعا مانگیں۔ اُن کو انعام دیویں بچوں کو ہم بالواسطہ اور بوساطت طریقے سے تعلیم دے سکتے ہیں۔ آپ نے سُنا ہے۔ کہ گرگٹ بہت بہار دکھاتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے بچے بہار دکھاتے ہیں۔ بچوں کی زندگی بھی اُلجھے ہوئے تاگے کی مانند ہے۔ اس کو سلجھانے کے لئے چند ضروری باتیں ہیں۔

(۱) دعا (۲) گانا (۳) پاک روح کی معموری۔

بچوں میں آٹھ خاصیتیں ہوتی ہیں۔ چار دینے کی اور چار لینے کی۔ دینی

(۱) کھانا (۲) کھیل (۳) کہانی (۴) کپڑا۔

چار لینے کی۔

(۱) شکر (۲) بہادری (۳) اسنند (۴) مضبوط

پادری غلام قادر نے کہا کہ ہم سنڈے سکول کا کام کرنے کے لئے روح کی معموری درکار ہے۔ پادری اینڈرسن نے آخر میں کہا کہ ہم یاد رکھیں کہ کام تو کرنا ہے۔ یہ کسی شخص کا مقولہ تھا مسیح کی آمد بھی نزدیک ہے۔ مشن کیا عورت ہے کہ اپنا ہاتھ کھینچتی ہے بعضے لوگ کہا کرتے ہیں کہ اب مشن نے ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ ہم خود مشن ہو کسی چڑیا کا نام مشن نہیں ہے۔ اب ہماری دعا ہے کہ سنڈے سکول کے مضامین کی نئی نئی باتیں یاد کریں اور نئے نئے طریقے جو سیکھے وہ عملاً پورے کریں۔ اور خادم کو اپنی دعاؤں میں یاد کریں۔ فقط احقر العباد

این پی پروانہ از لودیانہ۔

اخلاقی ڈرامہ

نیکی اور بدی کا جامہ

مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۱۶ء کو سی بی سکول کے احاطہ میں یہ ڈرامہ جس کی مدت سے انتظار لگی ہوئی تھی ہوا۔ اگرچہ سنڈے سکول اور کرسچن انڈیا کے جلسوں کے سبب سے رات کو ۱۰½ بجے شروع کیا گیا۔ مگر تو بھی بڑی خوش اسلوبی سے ہوا۔ ماسٹر لیلابوس جے سنگھ جو کہ بڑے نامی گرامی گویّے اور سی بی سکول کے اُستاد ہیں۔ اُن کی جانفشانی اور کوشش کا یہ نتیجہ تھا۔ رات کو قریباً ۱۲ بجے ڈرامہ بند کر دیا گیا۔ کیونکہ لیڈیز بہت دیر تک بیٹھ نہیں سکتی تھیں۔ اوّل نیکی اور بدی کا مناظرہ ہوتا ہے۔ جس میں بدی نے اپنے مختلف جلوے دکھائے۔ اور عیاریاں کام میں لاتی ہے مگر سب اکارت گئے۔ آخر کار نیکی غالب ہوئی۔ مسٹر ازرئیل حکیب اور پشپوتی نے خوب اپنا پارٹ نبھایا۔ دیگر ایکٹر ان کی محنت شاقہ اور کام کی دلچسپی کے ہم از حد مشکور ہیں۔ کاشکہ ایسے اخلاقی ڈرامے اکثر جگہ اور بسا اوقات ہوا کریں۔ آئندہ کو اور بھی عمدہ تیاری کرکے ماسٹر صاحب موصوف آئندہ کو حوصلہ افزائی اور خوشدلی کو کام میں لاکر کوئی عمدہ اخلاقی ڈرامہ کرینگے۔ فقط آپ کے ڈرامے کا مشکور۔ این پی پروانہ از لودیانہ۔

علم التعلیم

شائقین فن تعلیم کی خدمت اقدس میں گذارش ہے کہ خادم الخدام نے جو خدمت اپنے ذمہ لی ہے وہ از حد ضروری اور موقعہ محل کے موافق ہے۔ مضمون مندرجہ عنوان نور افشاں کے کانوں میں ایک نیا سا معلوم ہوگا لیکن یہ ایک قدیمی وسیلہ تہذیب و شائستگی ہے۔ میرا مدعا الفاظ کی شستگی اور فقرات کی برجستگی پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ اس خدمت پر جو خداوند کی خدمت کے لئے ایک وسیلہ بنے۔ میرے ٹوٹے پھوٹے لفظوں کی وجہ سے اسے نظر انداز نہ کر دیجیگا۔ بلکہ سرسید مرحوم کے قول کو غور سے ملاحظہ فرمائیے میری مثال اُس بےقرار آدمی کی سی ہے جو گھر میں آگ لگی ہوئی دیکھکر ہمسایوں کو بےتحاشا آگ بجھانے کے لئے بلاتا ہے۔ اور ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے جو گھبراہٹ کی حالت میں بیساختہ



انسان کے منہ سے نکل جاتے ہیں"۔ اس زمانہ میں طریقہ تعلیم اور فن تعلیم کی ازحد ضرورت ہے۔ گورنمنٹ نے یہاں تک ضرورت محسوس کی ہے کہ کوئی ہیڈ ماسٹر بلا علم التعلیم جانتے ہوئے اپنے عہدہ پر قائم نہیں رہ سکتا۔ چھوٹے چھوٹے دیہاتی اور قصباتی اسکول۔ بلکہ ہر ایک اسکول اپنے یہاں ٹرینڈ ٹیچر کی ضرورت کو محسوس کرتا ہے اور خاص کر ہم جو خادم الدین ہیں ہم کو اس علم سے کس قدر واقف ہونا ہے۔ اگر معلمین دینی اور دنیاوی ان علم التعلیم کے اصولوں پر کاربند ہو جاویں تو فی الواقع ہم اپنے مسیحی بھائیوں کی کافی طور پر مدد کر سکینگے۔

مثال۔ ارشمیدس جو علم ریاضی کا اعلیٰ استاد مانا گیا وہ بچوں کو بہت سکھاتا تھا اور کوشش کرتا تھا کہ کس طرح یہ حساب سیکھیں لیکن وہ کامیاب نہ ہوا۔ آخر کار ایک روز بیٹھا ہوا سوچ رہا تھا کہ دیکھا اس کے طالب علم گڑیوں سے کھیل رہے ہیں۔ اور اس میں اُن کی بڑی دلچسپی ہے۔ اس نے بہت سی گڑیاں بنوائیں جن کے پیچ میں ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴ اور بہت سی گڑیوں میں ا۔ ب۔ پ۔ یا حروف پانچ تھے اندر رکھوا کر جڑوا دیں۔ اب لڑکوں کو شیشہ کی وہ بنی ہوئی گڑیاں دی گئیں۔ لڑکے بہت خوش ہوئے۔ ہر ایک میں کوئی نشان تھا۔ اور وہ رنگین نشان تھے۔ آخر کو انہیں کے ذریعہ گنتی پہاڑے اور حساب سمجھائے گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا مدرسہ مشہور مدرسوں میں شمار کیا گیا۔ جب جب اس طریقہ تعلیم کی طرف کو توجہ کیجاتی ہے ہمیشہ بڑے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ہم طلباء کی دلچسپی کی باتوں کے ذریعہ اپنی تعلیم اُن کی دلچسپی کے ساتھ

میں ڈال کر اُن کے سامنے پیش کریں تو وہ اس کو چھوڑ کر دوسری چیز کی خواہش نہ کریں گے۔

باقی دارد

ایسٹر مبارک ہو

عید فتح کی دھوم کیسی مچی ہے آج
کس مجادو سی وقار کی شادی رچی ہے آج

دنیا یہ قہر حق سے عزیزو بچی ہے آج
اپنی نظر میں شعر بھی موزوں جچی ہے آج

*غالب گناہ و موت پہ شاہِ حیات ہے
سارے جہاں کی ہو گئی کامل نجات ہے

پورا ہوا صلیب سے آتی ہے یہ صدا
پورا ہوا نجات کا کل کام بے شبہ

پورا ہوا یہ زخمِ مسیحا ہیں سب گواہ
پورا ہوا ہے کہتا یہ منجی جہان کا۔

حمد و ثنا ہیں گاتے ہیں سارے فرشتگان
ہے وجد میں زمیں تو ترنم میں آسماں۔

قدرت ترانہ گاتی ہے نصرت کا بیکراں
للکار خداوند یہی کہتے ہیں مومنان

اے موت تیرا ڈنک کہاں اب رہا بتا
اے قبر تیری فتح کا کس جا ہے اب پتا

بھاگا شکست کھا کے وہ ملعون اژدہا
آزاد ہم ہوئے ہیں کروڑ کرایہ کا

یہ وہ خوشی ہے جس کی کہیں دید نہ شنید
ہے دور یاس دل سے کھلا پھر گلِ امید

علینے ہے فتحِ مسیح کو ہو سعید
سب کو مبارک ہو وے سدا ایسٹر کی عید

سب مومناں کو ہو وے مبارک یہ روزِ عید
خورد و کلاں کو ہو وے مبارک یہ روزِ عید

پیر و جواں کو ہو وے مبارک یہ روزِ عید
قبیلِ جہاں کو ہو وے مبارک یہ روزِ عید

غالب گناہ و موت پہ شاہِ حیات ہے
سارے جہاں کی ہو گئی کامل نجات ہے

* ہر چار شعروں کے بعد "غالب گناہ" کا شعر پڑھا جاوے۔

ضرورت

علاقہ مسی۔ ایم۔ ایس تحصیل چونیاں ضلع لاہور میں دو مناووں اور ایک استاد کی ضرورت ہے۔ درخواست کرنے والا (۱) پرائمری پاس ہو (۲) پنجابی اور دیہات کے رہنے والا ہو (۳) گاؤں میں کام کرنے پر راضی ہو۔ تنخواہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے قاعدہ کے مطابق دیجاویگی۔ علاوہ تنخواہ بچوں کا الاؤنس بھتہ اور سفر خرچ بھی دیا جائیگا۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ درخواست اور اپنی سندات کی نقل اس پتہ پر بھیجنی چاہیے۔

(پادری) وارث الدین پتوکے۔ ضلع لاہور

ضرورت ہے

چند تجربہ کار۔ نیک مزاج۔ دیندار کارندوں کی ضرورت ہے۔ جو دیہات میں رہ کر غریب لوگوں کو انجیل سنانے اور سکھلانے کے قابل ہوں شادی شدگان کو ترجیح دی جاوے گی تنخواہ حسب لیاقت۔ درخواستیں معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

پادری ایچ۔ ایچ۔ پریم داس
مشن احاطہ۔ فیروزپور شہر

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کیلئے ایک اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا و صحت افزا مقام پر واقعہ ہے اسکے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کیلئے ایک خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں ماہ مارچ کے اختتام پر چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ۔

ایڈیٹر مسز محمد اسمٰعیل خان صاحبہ

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں۔ چندہ سالانہ ۸ روپے اگر چار یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۶ روپے چارج کیا جاتا ہے۔ یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ ۸ آنے کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ درخواستیں بنام اے۔ ڈبلیو۔ صاحب ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

بدہضمی و بدہضمی کے دست کی ٹکیہ ۹۸

غذا تحلیل نہ ہونے کو بدہضمی کہتے ہیں جیسے غذا کرنے کے بعد پیٹ کا بھاری رہنا پیٹ میں ریاح ہونا جی متلانا کھٹی ڈکار کا آنا قوت ہاضمہ کے خراب ہوجانے سے ہوتا ہے جب غذا غیر ہضم کیجاتی ہے تب پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے۔ اور پیٹ پھولتا ہے۔ اور دست ہوتے ہیں اور اس وجہ سے جسم نحیف اور مرض لاعلاج ہوتا ہے۔ اس مرض کے ہونے کے اسباب یوں ہیں یعنی کا عادت خاص ہو یعنی بعد صحت کا ہونا۔ گرما۔ زیادہ محنت فکر و تردد یا غم اور ان خرابیوں کی حالت میں جو کچھ جلنے کی وقت ہوتی ہے ان باتوں کا غور کرکے ڈاکٹر برمن نے یہ بدہضمی کی ٹکیہ بنائی ہے جس سے غذا تحلیل ہوتا ہے۔ اور بدہضمی کی خرابی کو دور کرتا ہے قیمت فی شیشی ۸؍ محصولڈاک ایک سے ۲ شیشی تک ۵؍

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ و ۲ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۹۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

صنعتی کارخانجات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ درجہ کی بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۱ء سے حصہ لوئر پرائمری کی ۳ جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی نگرانی کردی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہوگیا ہے۔ شرح خرچ خوراک سے فیس طالب علم ماہوار اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ۳ ہوں للعہ وصولی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا گاڑی اور بورڈ کیریج وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکشا اللعہ سے ماسے تک۔ بورڈ گاڑی بعد سے اللعہ تک مزید حالات بذریعہ خط وکتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت کرسکتے ہیں

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۳؍

ہندوستان و پنجاب سے ؍؍ ۳؍

غیر ممالک سے ؍؍ ۴؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	سے	صہ	سے
چوتھائی کالم	صہ	سے	للعہ
نصف کالم	سے	للعہ	ملعہ
پورا کالم	سرعہ	ملعہ	للعہ
پورا صفحہ	سعہ	سے	ا

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ۱ ؍ رکھا ہے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ مضمون نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

اطلاع ضروری۔ (۱) مضمون نگار کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے (۳) خط وکتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں۔ ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو مضمون نگار ہیں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ مضمون نگار نہیں سمجھا جائے گا۔ (۵) بعض مضمون نگار غلط ملط لکھ کر بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو اور اردو میں شائع ہوتا ہے۔ اس میں کچھ یاں اور ملکی خبریں کرسچن دنیا کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ ۱ روپے سے ۲ روپے تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی نمبر ۳ دہلی سے طلب کرسکتے ہیں۔

پادری آئی ایلدرڈ صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام مولا بخش برادرز چھپا۔